مضاربت کو وقت سے مقید کرنا کیسا؟

ریفرینس نمبر:IEC-210 تاریخ:04-05-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے میں کہ مندرجہ ذیل معاہدہ کے مطابق عقدِ مضاربت کیا جاسکتا ہے؟ طریقہ کار یہ ہوگا: مضارب انویسٹر یعنی پیسہ دینے والے سے یہ شرط لگاتا ہے کہ ایک سال تک آپ، ہم سے اپنے پیسے واپس نہیں لیں گے اور ایک سال تک ہم آپ کے پیسوں سے کاروبار کریں گے،اور نفع باہم تقسیم کیا کریں گے۔

نفع کی تقسیم کاری دو میں سے کسی ایک طریقے پر ہوگی (1) انویسٹر کو ہر مہینے 20 ہزار ملیں گے یا (2) پھر نفع کا 40 فیصد انویسٹر کا، 60 فیصد مضارب یعنی کام کرنے والے کا۔ آپ رہنمائی فرمائیں کہ مذکورہ طریقے کے مطابق مضاربت کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟ یا پھر نفع کی تقسیم کے لئے کون سا طریقہ اختیار کیا جائے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں ایک سال کی مدت تک مضاربت کرنے کی شرط لگانا تو جائز ہے **لیکن بیان کردہ طریقے پر نفع معین کرنا، ناجائز و گناہ، اور مضاربت کو فاسد کردے گا** کیونکہ یہ کہنا کہ انویسٹر کو 20 ہزار یا 40 فیصد نفع ملے گا یہ ایسی شرط ہے جو نفع میں جہالت بھی پیدا کر رہی ہے اور اس سے مضاربت بھی فاسد ہورہی ہے۔ اسی طرح اگر ہر مہینے 20 ہزار انویسٹر کو نفع دینے کی شرط رکھیں گے تو بھی مضاربت فاسد ہوگی کیونکہ اس صورت میں نفع مشترک وفیصد کے اعتبار سے نہ رہا بلکہ ایک رقم فکس ہوگئی کہ اتنی ملے گی ہی ملے گی اور یہ بھی ناجائز ہے، ممکن ہے کہ صرف 20 ہزار یا اس بھی کم نفع ہو تو سارا انویسٹر کو ہی مل جائے گا پھر مضارب کو کیا ملے گا۔ اور اس طرح نفع کی تقسیم کاری مقرر کرنے سے مضاربت فاسد ہو جائے گی۔

نفع کی تقسیم کاری کا درست طریقہ:

مضاربت میں ضروری ہے کہ نفع مشترک و فیصد کے اعتبار سے ہو (مثلاً آدھا، تہائی، چوتھائی وغیرہ) اور نفع میں ہر ایک کا حصہ بھی معلوم ہو، نفع مجہول نہ ہو لہذا فریقین پر لازم ہے کہ نفع کو فیصد کے اعتبار سے اس طرح مقرر کریں کہ مضارب وانویسٹر دونوں کا نفع میں حصہ معلوم ہو مثلا: انویسٹر کو 40 فیصد اور مضارب کو 60 فیصد ملے گا یا انویسٹر کو 30 فیصد اور مضارب کو 70 فیصد ملے گا یا دونوں کو آدھا آدھا ملے گا اور اسی کی مثل دیگر صورتیں۔اس طرح نفع مشروط کرنے سے عقد مضاربت درست ہو جائے گا۔

مجلۃ الاحکام العدلیہ میں ہے: "اذا وقت رب المال المضاربة بوقت معين فبمضى ذلك الوقت تنفسخ المضاربة "یعنی: اگر رب المال مضاربت کو ایک معین وقت کے لئے موقت کر دے تو اس وقت معین کے گزرتے ہی مضاربت فسخ ہو جائے گی۔

اس کی شرح میں ہے: "لا ن تعيين الوقت مفيد كالتقييد بنوع مال فهو معتبر "یعنی: کیونکہ وقت کی تعیین مال کی ایک قسم کو مقید کرنے کی طرح مفید ہے لہذا تعیین وقت معتبر ہو گی۔

(درر الاحکام شرح المجلۃ الاحکام، جلد3، صفحہ 454، دار الکتب العلمیہ)

مضاربت میں نفع مشترک و فیصد کے اعتبار سے ہو اور نفع میں ہر ایک کا حصہ معلوم ہو، اس سے متعلق در مختار میں ہے: "(وكون الربح بينهما شائعا) فلو عين قدرا فسدت (وكون نصيب كل منهما معلوما) عند العقد "یعنی نفع مضارب ورب المال کے درمیان مشترک ہو، اگر کوئی مقدار معین کر لی تو مضاربت فاسد ہو جائے گی اور دونوں میں سے ہر یک کا نفع میں حصہ بھی عقد کے وقت معلوم ہو۔

(در مختار، جلد8، صفحہ 501، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)

ایسی شرط جو نفع میں جہالت پیدا کرے وہ مضاربت کو فاسد کر دیتی ہے چنانچہ در مختار میں ہے: "كل شرط يوجب جهالة فى الربح او يقطع الشركة فيه يفسدها "یعنی: ہر وہ شرط جو نفع میں جہالت کا سبب بنے یا نفع میں شرکت کو ختم کرنے والی ہو تو وہ شرط مضاربت کو فاسد کر دے گی۔

خاتم المحققین علامہ شامی علیہ الرحمہ (فیہ) کے تحت فرماتے ہیں: "کما لو شرط لاحدھما دراھم مسماۃ" یعنی: جیسا کہ کسی ایک کے لئے معین درہم مشروط کردیئے۔

(در مختار مع رد المحتار، جلد8، صفحہ502، مطبوعہ دار المعرفہ)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "رب المال نے شہر یا وقت یا قسم تجارت کی تعیین کردی ہو یعنی کہہ دیا ہو کہ اس شہر میں یا اِس زمانہ میں خرید و فروخت کرنا یا فلاں قسم کی تجارت کرنا تو مضارِب پر اس کی پابندی لازم ہے اِس کے خلاف نہیں کرسکتا۔"

(بہار شریعت، جلد3، صفحہ10، مکتبۃ المدینہ کراچی)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ علیہ الرحمہ مضاربت کے درست ہونے کی شرائط بیان کرتے ہوئے نفع کے حوالے سے ارشاد فرماتے ہیں: "نفع دونوں کے مابین شائع ہو یعنی مثلاً نصف نصف یا دو تہائی ایک تہائی یا تین چوتھائی ایک چوتھائی۔ نفع میں اِس طرح حصہ معیّن نہ کیا جائے جس میں شرکت قطع ہو جانے کا احتمال ہو مثلاً یہ کہہ دیا کہ میں سو ۱۰۰ روپیہ نفع لوں گا، اِس میں ہوسکتا ہے کہ کل نفع سو ہی ہو یا اس سے بھی کم تو دوسرے کی نفع میں کیوں کر شرکت ہوگی۔

(بہار شریعت جلد3، صفحہ2، مکتبۃ المدینہ کراچی)

نفع سے متعلق مزید فرماتے ہیں: "ہر ایک کا حصہ معلوم ہو لہذا ایسی شرط جس کی وجہ سے نفع میں جہالت پیدا ہو مضاربت کو فاسد کردیتی ہے مثلا یہ شرط کہ تم کو آدھا یا تہائی نفع دیا جائے گا یعنی دونوں میں سے کسی ایک کو معین نہیں کیا بلکہ تردید کے ساتھ بیان کرتا ہے۔

(بہار شریعت، جلد3، صفحہ3، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

25 شوال المکرم 1445ھ/04 مئی 2024ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com